آبپاش علاقوں میں گندم کی کاشت

تحریر و ترتیب: آغا جہان زیب

گندم پاکستان کی اہم غذائی فصل ہے اور ہمارے ہاں صدیوں سے کاشت ہو رہی ہے۔ پاکستان کی زمین اور آب و ہوا گندم کی پیداوار کے لئے نہایت موزوں ہے۔ پاکستان میں گندم کی پیداوار اگرچہ پہلے کے مقابلے میں بڑھی ہے لیکن پھر بھی اس میں اضافے کی کافی گنجائش موجود ہے۔ 17-2016 میں پاکستان میں گندم کی فصل 9260 ہزار ہیکٹر پر کاشت کی گئی۔ جس سے 25482 ہزار ٹن پیداوار حاصل ہوئی تاہم آبادی کے روز بروز بڑھتے ہوئے دباؤ کے باعث ملک میں گندم کی پیداوار مزید بڑھانے کی ضرورت ہے۔ محکمہ زراعت نے آبپاش علاقوں کے لئے گندم کی مختلف اقسام جن میں سحر 2006، لاثانی 2008، فیصل آباد 2008، آری 2011، پنجاب 2011، ملت 2011، آس 2011، این اے آر سی 2011، گلیکسی 2013، اجالا 2016، بورلاگ 2016، جوہر 2016، گولڈ 2016 اور این این گندم-1 شامل ہیں، کی کاشت کی منظوری دی ہے تاہم سحر 2006 بیماری سے متاثر ہوتی ہیں۔ اس لیے اسے کم سے کم رقبہ پر کاشت کریں۔ اس کے علاوہ گلیکسی 2013 دھان کے علاقے میں بیماری سے متاثر ہوئی ہے۔ محکمہ زراعت پنجاب کی طرف سے 21 نومبر تا 15 دسمبر کے دوران کاشت کی گئی فصل کے لیے 50-60 کلوگرام فی ایکڑ کی سفارش کی گئی ہے۔ بیج کے اگاؤ کی شرح 85 فیصد سے ہرگز کم نہیں ہونی چاہئے۔ بصورت دیگر شرح بیج میں مناسب اضافہ کر لینا چاہئے۔ بیج کی مقدار بڑھانے سے بنیادی شاخوں میں اضافہ ہوگا جو پیداوار میں اضافے کا سبب بنے گا۔ مزید براں شرح بیج میں مذکورہ اضافہ جڑی بوٹیوں کے کنٹرول کے لئے بھی معاون ثابت ہوگا کیونکہ گندم کے پودے زیادہ ہونے کی وجہ سے جڑی بوٹیوں کو پھلنے پھولنے کا موقع نہیں ملے گا۔ گندم کی مختلف بیماریوں میں کانگیاری، کرنال بنٹ، گندم کی بلاسٹ اور اکھیڑا وغیرہ زیادہ نقصان دہ ہیں اور پیداوار میں نقصان کا باعث بنتی ہیں۔ ان پر قابو پانے کے لئے بیج کو بوائی سے پہلے محکمہ زراعت کے مقامی عملہ سے مشورہ کر کے مناسب پھپھوندکش زہر لگائیں۔ سب سے بہتر طریقہ یہ ہے کہ بیج کو زہر لگانے کے لئے گھومنے والا ڈرم استعمال کیا جائے۔ اگر یہ میسر نہ ہو تو پلاسٹک کی ایک بوری میں وزن شدہ بیج ڈال کر وزن کے مطابق سفارش کردہ زہر ڈالیں اور خیال رہے کہ بوری کو تقریباً آدھا بھرا جائے اور پھر دونوں طرف سے پکڑ کر اچھی طرح ہلائیں تاکہ بیج کے ہر دانے کو زہر لگ جائے۔ گندم کی اچھی پیداوار حاصل کرنے کے لئے کھیت کا مناسب تیار اور بہتر ہموار ہونا بہت ضروری ہے۔ وریال کھیتوں میں دو یا تین دفعہ وقفہ وقفہ سے ہل چلائیں۔ اس سے جڑی بوٹیاں تلف ہو جاتی ہیں اور موسمی اثرات سے زمین میں موجود غذائی عناصر پودے کے لئے قابل حصول حالت میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔ جہاں کہیں ضرورت ہو کراہ /لیزر لیولر سے زمین کو ہموار کریں۔ راؤنی سے پہلے کھیتوں کو چھوٹے چھوٹے حصوں میں تقسیم کریں تاکہ کم پانی سے زیادہ رقبے پر راؤنی ہو سکے۔ جب بوائی کا وقت نزدیک آئے تو سورج نکلنے سے پہلے ہل چلائیں اور سہاگہ دیں۔ یہ عمل دو تین بار کرنے سے جڑی بوٹیاں تلف ہو جائیں گی اور زمین کی نیچے کی نمی اوپر آ جائے گی جو گندم کے اچھے اگاؤ کی ضامن ہوگی۔ بھاری اور میرا زمین میں دو بار ہل چلائیں اور سہاگہ دیں۔ اگر زمین ہلکی اور ریتلی ہو تو صرف ایک بار ہل چلانا اور اس کے بعد سہاگہ دینا کافی رہتا ہے۔ پنجاب کے آبپاش علاقوں میں فصلات کی ترتیب کچھ اس طرح ہے کہ گندم کی بیشتر کاشت کپاس، دھان، کماد یا مکئی کے وڈھ میں کی جاتی ہے تاہم کچھ رقبہ پر گندم وریال زمینوں پر بھی کاشت کی جاتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ بارانی علاقوں میں واقع رقبہ بھی گندم کے زیر کاشت لایا جاتا ہے۔ گندم کو پٹڑیوں پر کاشت کرنے کا ایک نیا طریقہ بھی رواج پا رہا ہے۔ گندم کو پٹڑیوں پر کاشت کرنے سے عام طور پر اچھے نتائج برآمد ہوئے ہیں لہٰذا گندم کو پٹڑیوں پر کاشت کرنے سے ایک تو پانی کی بچت ہوتی ہے اور دوسرا فصل نہیں گرتی اور اس سے بہتر پیداوار حاصل ہوتی ہے۔ مزید براں پٹڑیوں پر کاشت کی گئی گندم میں کماد، سرسوں وغیرہ کی مخلوط کاشت بھی آسانی سے کی جا سکتی ہے۔ بیڈ پلانٹر سے پٹڑیوں پر گندم کی کاشت کے مندرجہ ذیل فوائد حاصل ہوئے ہیں 30 سے 50 فیصد تک پانی کی بچت ہوتی ہے۔ پیداوار میں 25 فیصد تک اضافہ ہو جاتا ہے۔ پانی اور کھادوں کے صحیح استعمال سے پیداوار بڑھ جاتی ہے۔ کلراٹھی زمینوں میں نمکین پانی کے استعمال سے بھی فصل اچھی ہوتی ہے۔ آندھی یا بارش

سے فصل نیچے نہیں گرتی۔گندم کی فصل کے لئے زنک سلفیٹ ($ZnSO_4$)33 فیصد بحساب 6 کلوگرام فی ایکڑ استعمال کرنے سے پیداوار پر اچھے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔گندم کی فصل کے لئے بورک ایسڈ 17 فیصد بحساب 2.40 کلوگرام فی ایکڑ استعمال کرنے سے پیداوار پر اچھے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔گندم کی فصل پر حملہ آور ہونے والے کیڑوں میں کالی چیونٹی، دیمک، چور کیڑا، گندم کا سست تیلہ، لشکری سنڈی، گلابی سنڈی، امریکن سنڈی، چوہے اور پرندے (چڑیاں، شارک اور کوے وغیرہ) شامل ہیں۔زہروں کا انتخاب محکمہ زراعت کے ماہرین کے مشورہ سے کریں۔تیلے کے خلاف زہریں استعمال نہ کریں تاکہ مفید کیڑوں کی پرورش ہو اور تیلہ قدرتی طور پر تلف ہوتا رہے۔گندم پر حملہ آور ہونے والی بیماریوں میں کنگی، گندم کی جدید یا جزوی کانگیاری کرنال بنٹ، گندم کی کھلی کانگیاری، گندم کا اکھیڑا، گندم کی ممنی، برگی کانگیاری، گندم کی سفوفی پھپھوند، پتوں کا جھلساؤ اور گندم کا بھپکا شامل ہیں۔کوشش کریں کہ گندم کی کاشت نومبر کے مہینے میں مکمل ہوجائے۔شرح بیج اگیتی کاشت کے لئے 40-50 کلوگرام اور پچھیتی کاشت کے لئے 50-60 کلوگرام فی ایکڑ رکھیں۔زیادہ شگوفے بنانے والی اقسام کی شرح بیج میں 5 کلوگرام تک کمی کی جاسکتی ہے۔کھڑی کپاس میں کاشت کے لئے شرح بیج 60 تا 70 کلوگرام فی ایکڑ رکھیں۔کاشت بذریعہ ربیع ڈرل یا بذریعہ پور کریں۔کمزور، اوسط زرخیز اور زرخیز زمینوں میں نائٹروجن، فاسفورس اور پوٹاش والی کھادیں بالترتیب بحساب ڈیڑھ بوری یوریا + دو بوری ڈی اے پی + ایک بوری ایس او پی، ڈیڑھ بوری یوریا + ڈیڑھ بوری ڈی اے پی + ایک بوری ایس او پی، ایک بوری یوریا + ایک بوری ڈی اے پی + ایک بوری ایس او پی فی ایکڑ استعمال کریں۔گندم کی فصل میں جڑی بوٹیاں تلف کرنے کی طرف خصوصی توجہ دی جائے۔کپاس، مکئی اور کماد کے بعد کاشت کی جانے والی گندم کو پہلا پانی فصل کی بوائی کے 20 تا 25 دن اور دھان کے بعد کاشت کی جانے والی گندم کو 35 تا 45 دن بعد لگایا جائے۔بقیہ آبپاشی فصل کی نازک حالتوں مثلاً گوبھ اور دانے کی دودھیا حالت پر ضرور کی جائے۔اگر موسم متواتر گرم اور خشک رہے تو ایک زائد پانی دوسرے اور تیسرے پانی کے درمیانی وقفہ میں لگایا جائے۔اگر کاشت ناگزیر ہو تو کاشت زیادہ سے زیادہ پندرہ دسمبر تک ختم کرنے کی کوشش کریں۔

☆☆☆☆